

اِتِّبَ هَذَا الْهَوَى الْيَقِينُ

خروءه مومنین سعادت آیین کو کہ بفضل خالق آسمان و زمین
 شنوی محتوی ثواب سعادت بشمی و اعماد
 از نیایج فکر تقاد و طبع و قاد جناب اجتہاد باب تقدس نصاب
 جامع معقول و منقول عما و فروع و اصول فی المحققین معجز
 المومنین العالم العادل الجبر الکامل منج الفضائل مجمع الفوائد
 و مقتدانا اکل الناس المفضی السید محمد عباس لازالت شمس افادته
 انوار افاضته ساطعه و لا یستقیم عظامه قطرة اطفال و نار مومنین بکرت
 فضائل ابی الفاضل المسمی و الکامل اللوذیز بده المصطفین جناب مولود
 مراد محمد حسین لازالت خیاض فضائله مترقه و ریاض کماله مستبسمه

با همتا مراد خان مطبع محمد امین قاسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت و درود و سید و سردار انبیا
وصف و ثنائی و عترت اطہار کیجئے

بعد از سپاس و حمد خداوند کبریا
تقریف و مدح حیدر کرار کیجئے

منہج نظم

یسنی طریق پر دی عترت رسول
ہندی کیے روز قمریے آگاہ نہیں
ہندی کی مجھ کو نہ ابلک کہی ہوئے
گایے ثناء پر روئے مال کرتے بن
بنیاد اعتقاد ایسے کہئے تو یہ بجا
اطفال اور نسا کے لئے یہ کتاب ہے

لکھتا ہوں اس بعد کچھ اپنے کچھ اصول
ماہر زبان ہندی سے والدین نہیں
فارسی و فارسی کی تو کچھ شوق ہی ہوئے
شاعر کہی تو ذکر خط و خال کرتے ہیں
یہ ذکر اس سال میں اصل اصول کا
جو کچھ ہو ایسے نظم بقصد ثواب ہے

<p>تقریف مجھ کو خلق کیے درکار کچھ نہیں الفاظ میں تناسب شعری ہوا نہیں شاید ہی وسیلہ ہوا اپنی نجات کا ہو جا کر قبول تو کافی ہی ایک بیت کہتا ہوں وہ کلام کہ جو عام فہم سے نہ اس سے یہ مفاد کہ اظہار نون نہیں یہ بدیہ روتیہ دیا شیخ و شاہ کو لکھے ہیں چند حرف مناسب عوام کے اصلاح کی امید سے خوردہ کی جا نہیں عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے</p>	<p>منظر علم و فضل کا اظہار کچھ نہیں معنوں کا یہ خیال کہ کذب خطا نہیں ہوتا نہیں شمار میرے سیئات کا آیا یہ جذبہ میں کچھ ذکر اہلیت لکھنا یہ میرا کام تیرا کام فہم سے اس سے غرض نہیں یہ کہ بجا سکون تصنیف کم سنی میں کیا اس کتاب کو دیکھے بہت رسالہ حدیث و کلام کے اگر ترجمہ میں مجھ سے ہوئی ہو خطا ہیں یہ کہ مناسب نہ تھا خطا سے یہ</p>
---	--

توسید

<p>ہستی پر جس کے شاہدی کا مناسبت زندہ ہے او کی ذات کو ہرگز فنا نہیں پیدا ہوا ایسے جہاں چاہا تو کرے کہتا ہے وہ کلام بلکہ زبان سے</p>	<p>پہلے خدا کو جان کہ کیا او کی ذات ہے خالق سے لامکان سے بدن سے بنائیں قادر ہر ایک چیز پر سے چاہو کرے سنابے دیکھتا ہے نہ برا نکہ کا بنے</p>
---	---

دانا ہر ایک امر کا یہ ہے خبر نہیں	تہنا یہ لاشرک یہ آتا نظر نہیں
-----------------------------------	-------------------------------

عدل

راضی نہیں وہ کفر و گناہ و فساد کا	کرتا ہے قصد خیر کا اور عدل و داد کا
-----------------------------------	-------------------------------------

مسئلہ عینیت صفات

یہ علم اس کو قبل سے سب کائنات کا صورت ہمارے دل میں جو آتی چیز کی ہوتا نہیں بغیر تصور کے علم سے جب تک نہ آئے صورت علم فیہ میں لیکن خدا کے علم میں یہ بات کچھ نہیں صورت یہاں پہ کشف جو ہر اگر کرتی قوت ہماری ذات پر زائد ہے بگمان ذات خدا سے قوت و قدرت نہیں جدا کریے قیاس اس طرح اطمینان کہہ رس	زائد نہیں ہے ذات پر سے عین ذات کا آتی ہے اویکے ہوتے ہی صورت تمیز کی علم خدا میں اس کی فقط ذات کا ہی ہے ہوتا نہیں ہے علم کسی چیز کا ہمیں صورت نہیں نہ ذہن نہ جز ذات کچھ نہیں خالق کی ذات پاک ہی کار کرتی ہے ہو جائیں گے مریض قوت سے کہاں کرتا ہے اپنی ذات سے افعال خدا عینیت صفات کے معنی ہی ہیں بس
--	--

مسئلہ جبر و اختیار

ہندون کو نیک یہ ہے خرد دار کر دیا	تغویض کی نہیں ہے نہ بیکار کر دیا
-----------------------------------	----------------------------------

<p>کر تا نہیں عذاب کسی بے قصور پر ان کا مون میں قضا و قدر کا نہیں اثر کا ہیکو بھر عذاب ہو دارا قرار میں کیا عیب ہو جہاں میں فصل حرام کا لطف خدا ہونے تو تعویق ہوتی ہے تدبیر اویس کے سامنے چلتی نہیں کہے جو کار نیک کیجئے تاثر ہوتی ہے قسمت کا جو بد آوا و سمین نہیں بد</p>	<p>بزدوں کو اختیار دیا ہے اس پر گزرے ہیں گرجہ علم الہی میں خیر و شر تاثر گرفتار کی ہر کار و بار میں قاتل سے حکم کا ہیکو ہوا انتقام کا لیکن اسوہ خیر میں تو فتنہ ہوتی ہے تقدیر ایک وہ ہے کہ شلتی نہیں کہے اور دوسرے کے حکم میں تغیر ہوتی ہے رد ہوتی ہے دعا جو محکم نہ قضا</p>
---	---

نبوت

<p>بہیجا پیردن کو ہدایت کے واسطے کوئی گناہ عمر بھر ادا نہ ہوا نہیں اولیٰ کا اعتقاد یہ تفصیل چاہئے ادون سب کا نام جانا لازم نہیں انجیل ری مسیح کو تسلان ہمیں دیا ان چاروں کا یقین ہی ہو ضرور ہے</p>	<p>پیدا کیا ہے ہکو عبادت کے واسطے پیغمبر دن پسہو خطا کچھ روا نہیں قرآن میں جن پیردن کے نام ہیں لے اور جتنا ذکر حق نے مفصل کیا نہیں توریت حق نے حضرت موسیٰ کی عطا داؤد کی کتاب الہی پوری ہے</p>
---	---

ذکر پیغمبر خدا

اب ذکر مصطفیٰ کا کردن آب تاب سے	بہتر جہان میں کوئی نہیں اوس جناب سے
منسوخ اوس سے ہو گئے سب ین سرسبز	تاشتر اوس کا دین رہیکا زمین پر
اعجاز سے جو جانب جہتاب رخ کیا	ایک ادنگلی کے اشارہ سے دو ٹکریے کر دیا
سراج اوس مکان میں ہوئی آسمان پر	جبریل کا گزربھی نہ تھا جس مکان پر
مستردان ہی سجزہ سے جناب سولہ کل	یہ اوس میں آب و رنگ سڑک پہوں کا
لبریز سے تمام خبر ایے غیب سے	خالی یہ مثل ذات خدا عیب سے
یہ وہ فصاحت اوس میں کہ جو لاجواب سے	لازم یہ کہ کتاب خدا کی کتاب سے
اجداد مصطفیٰ کے موجد تھے سب کے سب	کرتے تھے اپنے طور پر وہ بندگی رب
والد علی کے نام ابو طالب دکنہ تھا	مسلم تھے اور ناصر پیغمبر خدا

ذکر امامت

جب مصطفیٰ نے دار فنا سے سفر کیا	حیدر کو اپنے بعد امیر مقرر کیا
سند یا چوڑے جاتا ہوں بیت کو	جو اوس کے راہ پر ہو وہ گمراہ کہی نہ
مشہور سے حدیث ہی خم غدیر کے	طاہر خلافت اوس سے ہے حضرت
اخیار مینار ہیں لکھن میں تاکب	حاصل یہ کہ کہتے تھے پیغمبر خدا

یہ میرے بعد تیسرا سر علی کا حکم	جبر سے میرا حکم ہے اور جبر علی کا حکم
مارون کا جو کہ مرتبہ موسیٰ کے بعد تھا	یہ وہی میرے بعد علی کا ہی رہتا

ذکر امام اول

پہلے امام شیعوں کے ہیں مرتضیٰ علی	جنکو پکارتے ہیں مصیبت میں با علی
وہ مصطفیٰ کے بہائی ہیں داماد اور بیٹا	ہیں علم و زہد و وجود و سخاوت میں نے نظر
جو کچھ کھا خدائے نبی نے بیان کیا	جو راز تھا نہان وہ علی عیان کیا
وہ یہ علی کہ جسکا سلوٹی کلام تھا	سینہ میں جسکے علم مدنی تمام تھا
نازل ہوا ہے شان میں حضرت کے ہاتھ	جبریل نے انہیں کہ کہا حق میں لائے
تھے مصطفیٰ کے لب پر مناقب ایر کے	مقتدران میں بہرے ہیں شہرا میر کے
گنہگار ہیں آپ ہمیشہ ہزار سے	قائم کیلے دین بنی ذوالفقار سے
حیدر وہ ہے کہ دست خدا جسکا علم	جس نے کہ دوش پاک بنی پر رکھا قدم
نفس نبی ہے دین کا شہنشاہ وہی	غانی کا ہے گمان کہ اللہ ہے وہی
ہر چند یہ گمان غلط کفر سے غلو	لیکن نہیں علی کے فضائل میں گفتگو
بندیے تھے وہ خدا کے اگرچہ خدائے	حق اودن کے ساتھ تھا کہ وہ حق جہان تھے
حیدر وہ تھے کہ کرتے تھے جہ طاعت خدا	وہی تھے سے کا بیٹا تھا بدن سر تابا

<p>مطلق خبر نہ رہتی تھے اعضا جسم سے شق کر کے جسم پاک سے پیکان نکال لیے عبد الحمید معتزلی کا کلام یہ کہتا ہے کیا رقم کروں حیدر شان اعدا کہا کیے ہیں براؤں کو ساہا سچی تو یہ حدیثیں نہ پڑھیں کہ سنیں حضرت کا رتبہ دوست و دشمن چھپا ہے اس پر بھی کیا شجرہ فضل و کمال ہے روشن ہے ان کے نور سے کون بکاں دشمن تھے ان کے عایشہ بوکر اور عمر طلحہ کا بیٹا محو تھا عشق مقام میں حضرت نے اویس کے ساتھ بدی کی کہ نہیں</p>	<p>نزدیک تھا کہ روح نکلی جائے جسم سے حضرت کو کچھ خبر نہ ہوئی اپنے زخم کے کرتا ہے مدح شاہ کی اچھا کلام ہے آتے ہیں کب علی کے فضائل بیان کرتا تھا جو کہ مدح علی مارا جاتا تھا جہوٹی حدیثیں بنتی تھیں غیرونی کیا وہ بغض و دشمنی سے تو یہ خوف جان شمع خدا کو گل کرے کسکی مجال ہے پرے سے ثنائی سے ان زمین و زمان ہنوز عثمان اور معاویہ ان سب پہ لعن کر حیدر کو اوس نے مارا ہے ماہ صیام میں لعنت ہے اوس سب سے شقی تر تھا وہ</p>
---	---

ذکر عایشہ

<p>دی تھی خبر رسول علیہ السلام نے تم میں سے ایک (نیکو حیدر) جا ئیگی</p>	<p>ازواج سے کہا تھا یہ خیر الانام نے آواز گم مقام میں خواب کے آئگی</p>
--	---

<p>جواو سکا ساتھ دیوین کے ہون کے سہلک باہر کھین بند میر گھر سے جا تو عثمان سے ہمیشہ تہی نالان عات قبیل وہ ہوا تو طرفدار بن گئی تھے ساتھ اوس لعین کے ملعون کئی حوا کے کتے عود و فریاد کرتے تھے زخمی ہوا شتر بھی بہت سیدھ چرن گئے</p>	<p>پہر عایشہ سے کہنے لگے رہو خونخوار ایسا نہ کہ لڑنے کو حیدر سے جائے تو دیتی تھی اوس کے قتل کا فرمان عات لڑنے علی سے چھوڑ کی اپنا وطن گئی سب فوج گرد و چھین وہ اونٹ پر یہ سگ نہ کچھ سمجھتے تھے بیدا کرتے پاؤں کٹے جواو س کے لعین پاؤں گئے</p>
---	---

ذکر طلحہ و زبیر

<p>طلحہ زبیر دونوں بڑے نابکار تھے پھیلے تو ایک دو نو فی بیعت علی کی ساتھ اوس کے آئے لڑنے کو میدان شقی دشمن علی کے عائشہ کے دوست تھے پھر عائشہ سے مل کے عداوت علی کی سستی یہ جانتے ہیں کہ تھے دونوں جنتی</p>	
--	--

ذکر ابو بکر و عمر

<p>جسے مبتلا ہوئے مرض الموت میں سنی سہ داری کا اسامہ کو نام نشان پان جانا کہ شہر پاک سے بغض کہینہ سے ایک فوج جنگ روم کی جانب وان کی بو بکر اور عمر کو بھی ساتھ ہی وان کیا جو دشمن علی بن وہ نکلیں مدینہ سے</p>	
---	--

تا بعد انتقال رسالت آب کے
 کہتے رہے رسول خدا عبد جائیں سب
 نامرگ مصطفیٰ کی زبان پر راستے
 جانا کہ اب نبی کا دم واپسین سے
 جو شہر مین رہیں تو خلافت سے ہمیں
 آخر یہ رسول کی لعنت قبول کے
 دیتے تھے غسل غسل مطہر کو مرتضیٰ
 بو بکر اور عمر تھے کچھ اور چنانچہ
 چہتا تھا ایک قوم کا دور اور ہر
 یہاں اہلبیت مین غم و ماتم ہوا کیا
 توڑا کسی کی تیغ کو گالی کسی کو دیے
 کہنا را اسامہ کہ تجھ کو یہ مجھے کام
 سننا تھا کہ یکسی ابو بکر حبیب
 چھینا علی کے حق کو بنا وہ لعین امام
 تازہ لگی فاطمہ گھسین رہے علی

رخنہ نہویں مرتبہ مین بو تراب کے
 اور جو بجایے لعن خدا اوس پر غضب
 کب سینتے تھے کلام ہم پر کا وہ شیعہ
 ہرگز نہ اس مرض سے بچیں گے یقین سے
 روئی زمین کی ساری حکومت یلے مین
 دی بعد مرگ روح کو ایذا رسول کے
 کرتے تھے دفن کفن ہم پر کو مرتضیٰ
 کب ہوتے تھے شریک مصیبت کے جان
 تدبیر ہی یہی کہ خلافت سے کب مین
 بو بکر کو عمر نے خلیفہ بنا دیا
 روندا کسی کو پاؤں سے بیت بزور
 یہ زیر حکم میرا کہاں سے بنا امام
 کیا ڈر کسی کے طعن سے مطلب مل گیا
 جب تک جیئے امام یہ غم مین صبح و شام
 بعد از بول و ن سے ہی بیت عمر کی

پھلے تو کچھ تھا پاس سالت پناہ کا
 سب جانتے تھے مرتبہ حضرت امیر کا
 کہتا تھا خود کہ ترک کرو مجھ کو تم کہیں
 لیکن لگا جو مرے خلاف عمر کو دیے
 جس روز جانشین نبی وہ لعین ہوا
 کچھ خوف تھا نہ اس کو جناب رسول کا
 جب حضرت رسول کا تھا وقت آخر
 نہ پایا تھا کہ لکھن کا میلن لے کر
 کہنے لگا لعین کج شدت ہے وردی
 سمجھا علی کو کرتے رہے ہن سدا و
 القصد بعض کہتے تھے لا و قلم دوات
 اصحاب مصطفیٰ میں عجب شور و غل ہوا
 حضرت نے حال دیکھا ہو کچھ اوداس
 دیکھو تو کفر و یے ادبی کے کلام کو
 مشہور ہے جہاں ہیں خلق محمدی

بھر کون تھا کہ ہوتا ردگار شاہ کا
 چہنا کہی بھی نوریے بدرینر کا
 ہوتے علی کے تم سے فضیلت نہیں
 تا بعد مرگ کی یہی پہنچتی رہی بدی
 مشیخان کو خوشی ہوئی برباد دین ہوا
 کرتا تھا کب لحاظ علی و بتول کا
 مانگی تسم دوات عمر نے مذنی نہ
 تاجیکے بعد تلو ضلالت کہیے ہو
 مہودہ و امیات یہ باتیں ہیں دکی
 لکھ دین گے صاف ہو خلیفہ میرا علی
 بعضوں نے مان لی عمر جمیایکے بات
 گویا کہ چوک خانہ ختم رسل ہوا
 غصہ سے نب کہا کہ اٹھو میر پاس
 ناخوش کب رسول علیہ السلام کو
 فتہ ان میں جیسے کہ بزرگ خدا فی د

لیکن عمر سے خلق بنی کا بہی تنگ تھا
ابن ابی الحدید نے اس طرح سے لکھا
لکھتے ہیں سینوں کے محدث بڑے
مانع اس امر سے ہوئے سردارانِ دنیا
نبی جاری اوس پید کی عادت اس طرح
سنت پر اپنی قائم و دائم تھا وہ پیش
حجج الجوامع ایک سیوطی کی ہے کتاب
ایک شخص عشاء نماز حق سے بے نیاز بن
اوس نے کھا اشارہ سے ہمیشہ اس مقام پر
کس وجہ سے نماز میں ایذا پہنچا کہ
اوس شخص نے کھا کہ عبت تو خفا ہوا
کوڑے سے مارنا بھی عمر کا شعار ہے
مارا ہے تازیانہ شقی نے بتوں کو
دروازہ علی پہ جو وہ شعلہ نوگ
توڑا درِ مدینہ علم بنے کا در

کتا تھا یا تنگ تھا دل تھا کہ سنگ تھا
ہوتا تھا جب خلیفہ خفا کاٹ کھاتا تھا
پیشاب کر رہا تھا خلیفہ کھڑے کھڑے
لیکن نہ اون کے قول پر اوس نے عمل کیا
کہتا تھا ہے دُبر کی حفاظت اس طرح
لکھی ہے سینوں کی کتابوں میں یہ حدیث
لکھی ہے اوس میں نقل یہ اوس کتاب تھا
کوڑا اوسے عمر نے لگایا نماز میں
جب پڑھ چکا نماز تو بولا کہ اے عمر
بولا کہ بعد عصر نماز اور کیوں پڑھا
پڑھتے تھے یہ نماز اس وقت مصطفیٰ
منشا ہر ایک شر کا وہی ناجکار ہے
ایذا سے جیسے ہوتی ہے ایذا رسول کو
آئیے میں کچھ جو دیر ہوئی آگ ہو گیا
سرگرم اس پر تھا کہ جلایا علی کا کھر

ناری کو خوف آتش عقبے کا کچھ نہ تھا
 اکی بنی پر گرنے وہ کرتا بیہ ظلم و جور
 جب تک رات تو کھتا ہتا مشکل جو بڑتی تھی
 آثار موت اپنے جو آئے اویسے نظر
 اومنین کیا شمار جناب اسیر کو
 عثمان کے شریک تھے اومنین سے دوستی
 عثمان بنا خلیفہ تو مسنبر پر چڑھ گیا
 مسنبر پر جا کی سیٹھا بنی کے مقام میں
 کہنے لگا کہ دو نو خلیفہ جو پھلے تھے
 قوال تھے وہ دونوں کہ باتیں بناتے تھے
 ہر چند کوئی خطبہ مہیا نہیں ہے اب
 خطبہ نہ پڑھ سکا یہی کہہ کر اتر گیا
 قوم بنی امیہ سے وہ نابکار تھا
 جو جو کہ دوستدار رسالت پناہ تھے
 جسے کہ مصطفیٰ کو سخاوت ملال تھا
 مردان ایک دشمن خیر الانام تھا

پاس و لحاظ طمہ زہر اکا کچھ نہ تھا
 جرات نہ اہلیت پر کر سکا کوئی اور
 ہوتا عمر ہلاک ہوتے اگر علی
 ٹھہرائے مشورہ کو خلافت کے چہ نفر
 محروم پھر بھی رکھا بنی کے وزیر کو
 ملکہ کے اومنینوں نے بیت اومنی کی
 بو بکرا اور عمر کے ہی رتبہ سے بڑھ گیا
 ہونے لگی زبان کو لگنت کلام میں
 خطبہ درست کر کے وہ آتے پھلے سے
 میری طرح سے فعل اول بناتے تھے
 بعد ایک خطبہ اور دنو مین سنو گئے سب
 خفت اوٹھا کے اومنین سوا ہی کر گیا
 ہر دشمن رسول کا وہ دوستدار تھا
 ماہوں سے اوس کے خوار و ذلیل و تباہ تھے
 دیتا یہ اومنین کو عزت و تعظیم مال تھا
 باب او سکا ہتا لعین حکم حکما نام تھا

پیغمبر خدا کا چڑاتا تھا موہنہ شقی
 کی بد دعا ہوئے جو خفا سرور ز من
 دولت سرا میں جاتی تھیں جیسا کہ
 حجرہ کے پاس جا کے وہ سنتا تھا کائن
 ہرگز وہ باز آتا نہ تھا بغض کینہ سے
 عثمان نے حکم کو بڑا مرتبہ دیا
 اصحابِ مصطفیٰ میں ابوذر کا مرتبہ
 ابوذر وہ تھا کہ جسکو غم مال و زر نہ تھا
 تھا عمر بھر وہ فاقے میں اور کھنڈ
 عثمان کے زمانے میں ہوتا تھا ظلم
 ابوذر نے جبکہ دیکھا کہ جاتا ہے دین حق
 دیتا تھا اسکو طعنے بنیانِ زبان سے
 عثمان نے بلایا اویسے ملک شام سے
 کرنے لگا بیان حدیثیں سنیں تہیں جو
 حیدر پہ پہنچن جو سنا اس حیل سے

چلنے میں نقل کرتا تھا حضرت کے چال کی
 موہنہ کج را لعین کا پھر کتا را بدن
 خلوت میں جو کہ ہوتے تھے از دیکھ کلام
 دیتا تھا دشمنوں کو پیرا دن باتوں کی خبر
 حضرت نے آخر اسکو نکالا مدینہ سے
 مروان کو مقام وزارت عطا کیا
 ایسا تھا جیسے بحر میں گویا کامرتبا
 ڈر تھا خدا کا اسکو سپرد کاؤڑ
 سچا نہ تھا زیادہ کوئی اس سے خلق
 حاکم بنیہ امیہ تھے ان کا تہا دور
 اس خاصہ خدا کو ہوارنج اور قلق
 کرتا تھا یوں جہاں زبان کی سنان
 وہ سانسے بھی باز نہ آیا کلام سے
 کہنے لگا خلیفہ کہ تو یہ دروغ گو
 کہنے لگے سنا ہے یہ سنیے رسول سے

نہ پایا تھا بنے یہ بوذر کی شان
 آخر کلام شاہ سے برہم ہوا شقی
 حضرت نے بھی جواب میں اس کے کھا
 جس روز اوس لعین کو صحابہ مارا یہ
 بوگر کا جو بیٹا محمد تھانیک خو
 گہور بیہ تین روز خلیفہ سڑا کیا
 جب شکر گار نے کی غلاموں اوس کے کی
 القصد کی خلیفہ نے بوذر سے دشمنی
 سنا تھا کب علی ولی کے کلام کو
 یعنی کوئی نہ ہو دیکھ ابوذر سے ہم کلام
 آخر کیا سلوک یہ اوس پر مرد سے
 جیسا کہ کوئی اوس کا خدا کے سوا نہ تھا
 جو جو کہ بدعتیں ہو میں اوس نا بکار سے
 قرآن بہت سے آگئیں رکھ کر جلا دے
 نطفہ حرام کا جو وہ حاکم تھا شام کا

ذکر سنا

صادق تر اس سے کوئی نہیں جہاں
 کھینچے لگا کہ خاک ترے مو نہ بین علی
 تاثیر کر گئی ستہ مردان کی بد دعا
 اوس دن سینوں کا جگر بارہ بارہ
 چہاٹی پہ چڑھ کے اوس نے ہلایا تھا ڈاڑھی
 کتے نے ایک پاؤں ہی اوس کا چھپا
 دیکھا تو اوس کے سر نہ بین وہ نا اکل کھا
 بوذر محب تھا اوس کو ہی حیدر سے دشمنی
 قدغن کی اوس لعین نے صحابہ تمام کو
 باس اوس کے بھی بیٹھی پے کوئی دھام
 غریبمیں اوس کو مارا کس اندوہ و درد
 ہتی ایک یتیم بیٹی کہ کرتی تھی وہ بکا
 باہر میں حد حصر حجاب و شمار سے
 باقی میں جوش کر کے بہت سے بہادر
 جسکا سگازید سے قاتل امام کا

تہت علی کو قتل کی کرتا تھا پر لعین
جنگی کہ جنگ جنگیے خیر الانام ہے
اس فعل کا رواج دیا اس نے سنا
تب اس نے جام زہر حسن کو پلا دیا
بیٹے نے شہ کو تشنہ دمانی سے ارا
کچھ زہر مار کر نیکو بیٹھا رہا لعین
کہا نے سے سیرا سکا الہی شکم نہو
کھاتا تھا سیر دن سیر نہوتا تھا وہ مگر

مارا اوسے نے اصل میں عثمان کے تین
لڑا رہا امیر علیہ السلام سے
سب پر لعین ہوتی تھی حیدر کو بر ملا
حبہ کو لالچ اس نے زد و مال کا دیا
اس حسن کو زہر کے پانی سے ارا
اگر وہ مصطفیٰ نے بلایا او کہیں
فرمایا شاہ دین نے کہ بہو کہ اسکی کم نہو
آخر یہ بد دعا بنی نے کیا اثر

ذکر جناب فاطمہ ۴

گیارہ امام جسے گلستان کے پہول ہیں
افضل ہے وہ نام زمان جہان سے
فاتے میں رنج و غم میں نصبت میں کی سیر
پیغمبر او شہ کھڑے ہوئے تقسیم کے لئے
اللہ کس قدر عظمت سیدہ کی تھی
جلنے کے وقت صاف پیمبر کی چال تھی

زوجہ علی کی فاطمہ بنت رسول ہیں
معصومہ ہے گناہ نہیں اسکی شان
کرتی رہیں خدا کی عبادت وہ عمر بھر
حبہ گم گتین رسول کی تسلیم کے لئے
عادت یہی ہمیشہ رسول خدا کی تھی
حضرت کو اس جناب سے الفت کمال تھی

منقول ہے بنی سے کتابوں میں پہنچ
 بیٹی ہے میری فاطمہ نحت جگر میری
 بو بکرب خلیفہ ہوا عبد مصطفیٰ
 کہنے لگا کہ صدقہ ہے یہ حق تیرا نہیں
 بستان اہلیت کو تاراج کر دیا
 جب تک جہان میں نبوت رسول خدا ہے
 تاؤندگی خلیفہ سے ہرگز نہ بات کی
 شیر خدا نے حب و صیت عمل کیا
 آزر دہ جس سے ہو گئے گنیں دختر بنی
 جھوٹا کرے بول کے دعو کو بولیں
 اور دوسرا امام حسن ہیں یقین کر
 اور تیسرے امام ہمارے حسین ہیں
 یہ دونو بہابی خاصہ پروردگار ہیں
 یہ دونو لاڈلے ہیں رسول کریم کے
 بوسہ لیا کے یمن بنی انکی صبح و شام

کہتے تھے اوسکی شان میں یوسف البشیر
 ایذا کسی نے اوسکو اگر دی مجھی کو دی
 چہینا مذک کو فاطمہ زہرا ہے کی جفا
 مال بنی کو ترکہ بنا مارا انہیں
 آل بنی کو قوت کا محتاج کر دیا
 غمگین ہے مولیٰ ہے اور مختار ہے
 پہر کہ گنیں خبر ہی نہ کرنا وفات کی
 حاضر نہ ہونے پائے جنازہ شعیبا
 ایسے شقی سے راضی نہ ہو گا خدا کسی
 صدیق ہم کہیں اویسے ہرگز روا نہیں
 بیٹے علی و فاطمہ کی سب کی راہ پر
 جنکے کہ غم سے خلق میں یہ شور و شبن
 و دونو یہ گلشن نبوی کی بھار ہیں
 یہ دونو گوشتوارہ ہیں عرشِ عظیم کے
 امتر بنے ہیں انکے لیے سدا نام

دو کرا
 دوم
 سوم

ریحان میں بہم دو نو گلستانِ خلد کے
 بہم دو نو تے شبیہ بنی سر سے تا قدم
 تھے سر سے تا بسینہ حسن مثل مصطفیٰ
 ان نوں شاہزادوں پہ جو جو قسم ہوئے
 جسم حسن میں زہر کا ایسا اثر ہوا
 پھلے کلیجہ سم سے تراشا امام کا
 حال حینِ تشنہ دہن گرم کروں
 گل کر دیا بنی کا سپر ان تر حریف
 جب ذبح گو سفند کو قصاب کرتے ہیں
 قطرہ دیا نہ شاہ کو کتنا طلب کیا
 گروں جو بوسہ گاہ رسالت پناہ تھی
 بے اذن جلاتے تھے نہ ملک جسم مقام
 تھا دوسرا عمر ہی نہ پھلے عمر سے کم
 اوس نے تو قصد گھر کی جلایا کیا نہ کیا
 وہ سر کہ جس سے تاجِ امامت کا تھا
 نیچے شقی نے تخت کے رکھوا دیا او

سردار میں بہم دو نو جوانانِ خلد کے
 لیکن کیا ہے اہل تن نے یوں رقم
 شبیر ہی شبیہ تھے از مینہ تا بہر
 ایسے کسی پہ ظلم زمانے میں کم ہوئے
 چہرہ تو سبز ہو گیا ٹکڑے جگر ہوا
 تیرون کا تو وہ پیر کیا لاشا امام کا
 لازم ہے لاکھ جلد کا دفتر رقم کروں
 لوشا جن عٹے ولی کا ہزار حیف
 معمول ہے کہ پانی سے سیراب کرتے ہیں
 پیاسا ہی مارا شمر نے کیسا غضب کیا
 نیچے حد کی تیغ کے وہ بوسہ گاہ تھی
 آئے شیر راگ لگی اوس حیا میں
 یہ قاتل امام تھا وہ بانیِ ستم
 اس نے بنی کی آل کا خیمہ جدا دیا
 نیز پہ کر بلا سے گیا شام کی طرف
 دروازہ خراب پہ لٹکا دیا او

دکرنام
چہارم

جو تھے امام حضرت زین العباد تھے
مشغول تھے عبادت حق میں صبح
گھر میں لگی تھی آگ وہ خود تھے غازی
یوسف گریب جو چاہے یعقوب سے تھے
باقر گریے کنوئے میں تھے عابد زین
لڑکے کی والدہ نے بہت آہ و زاری کی
حضرت کے حق میں بے ادبی کئے چہرہ کیا
فرض خدا کو جب کہ بخوبی ادا کیا
پہیلے جا کے ماتہ کنوین کے کنارہ پر
سنا یا ادا کی لیسے کہ ایسے عقائد
اور باخون محمد باقر کو جان امام
عبداللہ کا بیٹا تھا حاکم ہشام نام
کو تارٹھے بحث امام انام سے
گھوڑ کو زین زہر سے ککر مقام
ہر چند جانتے تھے امامت کی راہ سے

دکرنام
پنجم

جو کر بلا میں مستیدی اہل عناد تھے
ذکر خدایہ سے کام تھا دنیائے تہانہ
مطلق نہ فرق آیا تھا سوز و گداز میں
ہر چند وہ بنی تھے مگر خوب سے تھے
اصلاً نہ فرق آیا تھا راز و نیاز میں
افت نے اوس کے جوش کیا بقراری کی
پر وہ امام حق کی عبادت ہی میں رہا
لڑکے کو معجزیہ سے کوئن سے رہا کیا
فرزند کا لکھا تھا موقوف اشارہ پر
یہ اپنا نور چشم کہ دل تیرا ہو یہ شاد
جیکے کہ علم و فضل سے یہ دین کا ستارہ
سینہ میں اوس لعین کے تھا کینہ امام
کہا یا کیا یہ رک وہ کلام امام سے
بھجوا یا اوس امام دو عالم کے سانچے
لیکن نہیں سے چارہ فضای آگ سے

چنانکہ سوار ہوئے گھوڑے پر
 سجاد کو شہید کیا یہ ولید نے
 اوس دونو بھائیوں کا مردانہ اور
 ہر ادا کے بعد حفصہ صادق امام بن
 لاکھون ہوئے ہیں ان کی ہر ایک کتاب
 اوس وقت میں بہت تھے مہمان حیدر
 آتا تھا جو حنیفہ ہی حضرت کے سامنے
 منصور اوس زمانے میں ایک بادشاہ تھا
 قتل امام پر جو ہوا مستعد شہر
 اوس روئے کھا کہ تو حفصہ کو قتل کر
 القصد یہ لعین اور ہر سے مردان ہوئے
 بند ہوئے در پشاہ نے دواؤں سے
 اگر کے اوس امیر نے ناقون کے لئے
 غصہ سے دیکھ کر کہ لگا کہنے وہ لعین
 کی عرض اوس نے کیا کہون میں جو گیا دانا

پہنچا بدن میں آہ اثر زہر کا تمام
 اور بعضوں نے کھایے کہ خود اوس نے
 جسکا کہ کفر و بغض بیان سے زیادہ ہے
 جسے کہ فیضیاب سبھی خاص عام میں
 تصنیف اویں دنوں میں ہوئے جارہا تھا
 مشہور اس سب سے ہوا دین حفصہ
 الزام اوس کو خوب دیئے ہیں امام نے
 بدخواہ اہلیت رسالت پناہ تھا
 سب سے ہزار شخص کیا ایک کو امیر
 لاجلہ میر پاس ہوا سکا معہ سپہ
 اگاہ اس طرف ہی امام زمان ہوئے
 خود اور اہلیت دعا مانگنے لگے
 حاکم کے پاس جا کے وہ سر دودھ ہر
 یہ تو سزاؤں کے میں سر آدمی نہیں
 انہوں میں میری آیا اندر سا ناگہان

جیسے کہ ایک حضرات ایک اکلے سپر معلوم اب ہوا اس حیوان لایا ہوا کینے لگا کسی سے نہ کہتو یہ ماجرا دیکھا کیا ہے مغزیہ ہر بار وہ لعین آخر اسی نے مارا ہے حضرت کو زہر	آئے یہ دونو ناقہ مجھے سطح نظر اپنے گمان میں دونو کو میں بار آیا ہوا منصور اس کلام کو سن سکے ڈر گیا کرتارنا یہ قصہ تکرار وہ لعین لیکن نہ اوسکو خوف تھا خالی کیے قبر
---	--

ذکر امام ہفتم

موسیٰ تو ادن کا نام ہے کاظم سوا لقب ظلموں کو سہتے تھے وہ عباد میں تھے ذکر خدا تھا کچھ نہ اونہیں اضطراب تھا پڑ جاتے تھے نگاہ تباہ دیکھے امام پر بتلا دیکھائے دیتی ہے اس گھر میں چہر ہے جائے سفید زمین پر پڑا ہوا اوس نے کھا کہ کوئی ہے سجدہ میں خاک آقا ہے ترا حیف کہ بچا نا خین کرتے ہیں سجدہ صبح سے تا وقت دہر	ابا توین امام کا لیے نام باادب صالح پی او کو کہتے تھے صابر ہی کہتے ماروں کی قید میں جو وہ عالمین تھا چڑھتا تھا فضل جب کہیں نشت بام پر بوجہا کسی نے ایک دن اوس پر ہے کہ اعز روزن سے دیکھ کر کیے یہاں دس شخص کہا کہنے لگا کہ عوز سے تو کر ذرا نظر بولا کہ کون شخص ہے تو جانتا خین پہر خود کھا یہ موسیٰ کاظم ہے خاک
---	--

ہوتا ہے جب زوال کا وقت آفتاب کا
 ناشام و کراڑ وادار کرتے ہیں
 ہر کارہ اوس لین کے سین تھے جو ان
 حضرت جوادؑ نے نوین بنا جات کر تھے
 یارب میں تجھے کرنا تھا یہ آرزو دم
 جس کا کہ دل کو کوئی نرد کی جاہلو
 صد شکر ہے کہ ایسی جگہ تو فی دی مجھے
 زندان میں ہے تھے سیرج لھا
 اعجاز و یک پر کے کہی ڈرتا تھا لعین
 آخر اسی نے زہر دیا ہے امام کو
 بیجا حکیم درد میں خود مبتلا کیا
 ظاہر میں فن کفن ہی بارون کیا
 ہر جذب تھے مدینہ میں فرزند آپ کی
 پوشیدہ آئے خوف سے اوتر گئے

کرنا ہے اطلاع غلام اوس خواب کا
 بعد از نماز شب کو کچھ اظہار کرتے ہیں
 کرنا ہے ایک و نیر کا اسطرح بیان
 اکثر سنا ہے سینہ کہ یہ بات کرتے تھے
 عجیبے مجھ کو تیری عبادت کا ایک مقام
 جس کا کہ کوئی تیرے سوا ای خدا نہ
 جو میری آرزو ہتی الہی ملی مجھے
 مارون کو قصد قتل کا اون کے بہت ڈر
 بدنامی کا خیال کہے کرتا تھا لعین
 پر اسطرح کہ ہوئے نہ ظاہر عوام کو
 جب ہو گئے شہید تو ماتم بپا کیا
 پر کرتے ہیں گے دفن امام کو اوسیا
 دم پہر میں آئے معجزہ سے پاس آپ کا
 والد کو دفن کر کے مدینہ کو پہر گئے

ذکر امام ہشتم

ہیں آٹھویں غلام رضا دین کے بادشاہ
 عالم ہر ایک طریق کے آتے تھے اونٹن کے
 جبکو بڑا گھنٹہ تھا الزام کھاتے تھے
 ایک دن ہر ایک دین کو حضرت نے رو کیا
 جو وہ حسین مان گیا اوس امام کو
 جانا امام نے کہ کر لگا دنا لعین
 یوسف بنی کہ بیٹھتے اور خود بھی بیٹھ
 حضرت کے مرتبہ پر ذرا کچھئے نظر
 جب حضرت رضانیات نہ کی قبول
 اپنا دیے عہد کیا مینے آپ کو
 اسمین ہی خود امام رضا کی رضا نہ تھی
 آخر دلی عہد ہوئے حضرت امام
 سکے بنام نامی حضرت کیا گیا
 منظور تھا لعین کو کہ ہو دین میں بار
 جانین امام کو کہ انہیں جب جاہ ہے

اماموں نے شہید کیا اونکو سگیناہ
 حضرت یہ بحث کرنے میں چرتے تھے بد
 کافر جو رک اوٹھاتے تھے ایمان لایے
 اماموں اور سب بیٹھی کو تب نامزد کیا
 کرنے لگا سیر و خلافت کے کام کو
 یہ بات سے قریب کی کچھ یا بجا نہیں
 کی تھی اونہوں نے فکر مگر ملک مال کی
 مانا نہ سلطنت کو کہا اوس نے کس قدر
 کرنے لگا یہ عرض کہ اسی نایب رسول
 ہر شے کا اختیار دیا پسنے آپ کو
 لیکن اگر نہ مانتے بچنے کی جانہ تھی
 کرنے لگے امور شریعت کا نظام
 اسم شریف شوقین ہر جا لکھا گیا
 کم ہوئے ایمان کا حضرت سے عقائد
 خواہش ہے ملک مال کی دولت کی جاہ ہے

دوزخ سے رہتا اور وہاں خوش تھا
 جس امر کو کہ خوب وہ سمجھا تھا بد ہوا
 بلوایا ایک روز امام انام کو
 جانے لگے تو کہنے لگا جاتے ہو کھانا
 دروازہ گھر کا بند کیا بیٹے شاہین
 حضرت نے نور چشم کو اغوش میں لیا
 جب وہ امام دار جہان سے روان ہوا
 بیٹے نے بعد غسل و کفن کی پڑھی نماز
 چہت پٹ گئی جنازہ سو آسمان گیا
 اوترا تو شاہزادہ نے لاشا اوٹھایا
 اس طرح سے لٹا دیا جیسے کہ تھے وہیں
 ماسون آیا اتنے میں گریان و فرعون
 بالکل جب جنازہ کو لیکر روان ہوئے
 منظور باب قبر میں یوں تھا لعین کو
 وہ قبلہ جہان تھا غلط سمجھا بہ شقی

رفت سے نور پیتا ہے آفتاب کا
 حضرت سے تب لعین کو بغض تھا
 انکو روز ہر بھر کی کھلایا امام کو
 سنا یا جس مکان میں تو نے کیا رونا
 آپ بچے معجزہ سے امام نہم وہیں
 تھا جو کہ راز علم امامت سب دیا
 آب وضو پاکفں اسجا عیان ہوا
 کی روح انبیاء ملا کہ نے ہی نماز
 معلوم کچھ ہوا نہ کسی کو کھانگی
 جس جا پر روح نکلی تھی اسجا لٹا دیا
 گویا نماز و غسل و کفن کچھ ہوا نہیں
 دلوایا اس نے نقش کو پیر غسل اور کفن
 دوزخ پر معجزات بہت سے عیان ہوئے
 مارون کی قبر آگے ہو حضرت کی پیچھے ہو
 ماری کہ ال خاک دمان کی نہ کہدلی

ہارون سے آگے بڑھ کے جوہن کہوٹے لگے	دیکھا کہ ایک خرچ چھ تیار چلے سے
مخون کیا دمان پہ امام زمان کو	گو یا ملایا خاک میں ایک آسمان کو

ذکر امام خمس

اب لیجئے جناب محمد تھے کا نام	فرزند ہین رضا کی وہی ہین نوین امام
تھے نوکلِ میدہ بہتانِ مصطفیٰ	تھے سردِ نو خالِ حیا بانِ مصطفیٰ
چہوٹے سے سنہین تاجِ امامت ملا آئین	طفلی میں کی تھی حق نے یہ دولت عطا ہین
شیعوں کو بچلے شیعہ ہوا تھا باہن سب	بھر معجزہ و کمودیکہ کے ایمان کا سب
مامون ایک روز گیا تھا پیہ رستگار	ہمراہ ادس لیسین کے تھی فوجِ ہیشمار
لڑکے کھڑے تھے راہ میں اور حضرت تھے	گدڑا اوسیطرے بڑی دھوم سی شقے
اطفال بہاگ بہاگ گئے اضطراب سے	حضرت وہین کھڑے رہے غزو و قار
حیرت ہوئی لعین کو گھوڑیکو روک کر	کرنے لگا لکھاہ تعجب امام پر
بوچھا کہ سب تو بہاگ گئے اس مقام سے	تکو نہ خوف آیا میرے حشام سے
منہ مایا مجھے تنگ تیرا بہتہ نہ تھا	تیرا کوئی گناہ ہی میں نے کیا نہ تھا
بیجہ کم ستایکا تجھے گمان ہین	ڈرینکا بہاگنے کا سب کچھ عیان ہین
حیرت ہوئی کمال اویسہ اس مقام سے	اور محو تھا نظارہ حسن و جمال سے

کہنے لگا کہ نام تو اپنا بتا بیٹے
 کہنے تو آپ کس کی بھلا نور ویدہ میں
 نہ رہا یا غنچہ چمن مر تھے ہونین
 سنکر کے اس کلام کو سن ہو گیا عین
 یاد آئے جو کہ غم کی تھے امام پر
 آگے بڑا لعین جو گھوڑا کو چھڑ کر
 تیتربہ چھوڑا باز کو اس بادشاہ نے
 تب آسمان سے اتر آیا وہ شاہ باز
 حیران ہوا لعین کہ یہ مجھ کی کہاں کی
 القصہ جب خلیفہ ہوا اوس مقام سے
 ایک ہی لڑکے پہاگ گئے اوس مکان سے
 پچھلے کو اوس نے بیٹھی میں لیلیا
 جب کہ چکا سوالہ از راہ امتحان
 دریا کے میں خلق خدائیے جہان میں
 آئی میں بانی سینے کو دریا بدلیاں

ہکوسب تمام تو اپنا بتا بیٹے
 کس کے چمن کے آپ گل نوید میں
 نو بادہ ریاض علی رضہ ہونین
 تنہا جو تعجب اوسکو وہ جاتا رہا ہون
 یہیجا درود امام علیہ السلام پر
 میدان میں ایک تیترا ویسے اگیا نظر
 باز آیا اور گھیا کہ نہ پایا لنگاہ نے
 جو ٹوٹی سی مچھلی جو پنج میں لایا وہ شاہ باز
 ماہی تہ زمین تو یہ ہے بہ آسمان کی
 پہنچا جہا کہ باتیں ہوئی تھیں امام سے
 حضرت ریسے وہیں پہ کھڑے عورتاں
 کہنے لگا کہ کیسے میرے ات میں بھلا
 حضرت نے تب جواب میں اوسکے کیا بیان
 اور بدلیوں کو دی سے بلند میں
 جاتی ہیں بدلیوں میں کیسوت مجھ بیان

جب چوڑے ہین باز کو صحرائیں آباد
 ماہی کو اپنے ماتھے میں رکھتے ہین باد
 ماہی کی جب کہا ہی بیان کی امام نے
 بولا خلیفہ سچ یہ کہ نور خدا ہو تم
 شادی کی اپنی بیٹی کی ساتھ اوس خباب کے
 عالم بہت خلیفہ نے اکیدن کئے تھے حج
 آیا تھا ایک سدا کا تذکرہ و ان
 حضرت سے جب سوال کیا اوس لعین نے
 ماہون نے امام سے اصرار جب کیا
 اون سب نے جو کھا تھا ہوا اوس کو نہ پانہ
 پوشیدہ ایک لعین نے کھا بادشاہ
 انکو بہت سے لوگ سمجھتے ہین پیشوا
 فتوا تراوس نے سب علم سے جدا دیا
 مشہور ہو گئی یہ حکایت جہان میں
 یہ بیکے رنگ سرخ ہوا اوس لعین کا

آتی تھے اوسکی جرخ میں چمپلی ہی نگاہ
 کرتے ہین ازمایش خاصان کبریا
 اوسکے ہی جی کی بات غیاں کی امام نے
 حق یہ کہ نور عین امام عنا ہو تم
 جاہا کہ دزہ پر ہو نطفہ آفتاب کی
 رونق فرا سے بزم تھے حضرت ہی شمع
 سب نے کیا بطور خود اوس امر کا بیان
 اعراض کی جواب سے سرد آردین نے
 حضرت نے حل وہ مسئلہ ناجائز کیا
 حضرت نے جو بیان کیا وہ ہو پسند
 مقبول ہو دیکھو یہ سخن اس خیر خواہ سے
 سہ دار کو متابعت ان کی نہیں دیا
 اور آپ نے اسی کیلئے پر عمل کیا
 لوگوں کا اعتقاد بڑھا اون کی دشمنی
 سینہ میں اوسکے شعلہ اڑتا بغض کو

دعوت میں کی لعین نے عداوت امام کے کہلوایا زہر ڈال کے کھانا امام کو	شہرائی ایک دوست سے دعوت امام مارا شقی نے وارث خیر الانام کو
---	--

ذکر امام دہشم

<p>بین دسویں وہ امام درود اول پر اسلام والدہین حضرت حسن عسکری کے وہ لکھا ہے ساٹھ سال بھی گزریے نہ تمام ساتھ اویسے لشکر و ختم بشار تھا اشراف اور سب سے پیادہ تھے بیکار حضرت عرق میں غرق تھے حالت تباہ ہیں آپ تو پیادہ پہ طعون سوار سے پیش خدا میں ناقہ صالح سے کم نہیں مرنے میں اس خلیفہ کے اب کچھ نہیں رہا پہنچا تھا تین دن میں اد نہیں تھک رہا بس تین روز بیہ ہی جسے گاسوا نہیں مارا گیا لعین پو خلق مطمئن</p>	<p>لیتا ہوں اب امام علی نقیے کا نام منہ زندہ میں امام محمد تقی کی وہ والد کی طرح چھٹے سے سنیں پو امام مروی سے ایک دن شوکل سوار تھا گہوڑ پہ وہ لعین تھا پیدل تھے وہ جناب گرمی تھی لوہی چلتی تھی اور در راہ ایک شخص نے کھا کچھ ناگوار سے منہ مایا ای غریز کچھ اسکا الم نہیں سنگریہ بات ایک خرد مند نے کھا کھارنے جو ناقہ صالح کو بے کیا معصوم کے کلام میں ہر گز خطا نہیں آخر سی ہوا کہ گزریے تھے تین دن</p>
---	---

<p>حضرت سے جب کہ راوی نے یہ جراکھا ملعون نے بنایا تھا ایک برکہ سباع ہوتا تھا جب کسی پہ وہ مرد و ختنہ نک حضرت کے اس طرح ایک دن تھا ہوا شہکوسو نماز کے کار دگر نہ تھا تھے جتنے شیر پھڑیے جیتی و قیند و زاری و عاجزی سے دمو نکو ہلاتے تھے دیکھا جو بن لعین نے بلا اشتباہ سے سمجھا نہ وہ کہ چہ تیا ہے یہ ماجرا کہین اوس نے توجہ چہ پایا تھا اہل جہان معتز کو جبکہ مرتبہ سلطنت بلا حبوت وقت فوت امام زمانہ تھا عقل و کفن دیا او نہیں با جان مردنا</p>	<p>سنرایا مینے کی ہے اوسی روز بد دعا اوسجا پ سب درندوں کا رہتا تھا اجتماع اوسکو وہین پہ پہنچتا تھا تاکہ ہو ہلاک پہنچا وہین امام کو پر سننے رکیا ہوا ڈر رہتا خدا کا اونکو درند و لکا ڈر نہ تھا آٹکے گرد امام کے سب مجتمع ہوئے بادوں پہ اوس جناب کے مونہہ پلٹے جاتے تھے تا اعتقاد لایین نہ لوگ اوس جناب سے خود مر گیا حدیث کو دیکھو فنا نہیں تم آج سن رہے ہو ہمار زبان سے مسموم اوس نے سیدہ مظلوم کو کیا کوئی امام یازدہم کے سوا نہ تھا والد کے رنج و غم سین گریبان لگاتا تھا</p>
--	---

ذکر امام یازدہم

<p>میں گیا رہوین امام وہ جہا حسن نام</p>	<p>نادی و عسکری و ذکی میں لقب تمام</p>
--	--

<p>رکھتا تھا اہلیت سے بغض و عناد کہیں برپا ہوا تھا شور و فغان اہل شہر کرنے لگا تلاش امام زمانہ کی تھا خوف او سکوا پیڑوں ملک جان کا اس واسطے کہ جب کو شکم ہو کرین بیان ملعون نے ایک شخص کو او تقسیر کیا لڑکا جو کوئی ہوئے تو ملعون کیجھے تا او کے ملک مال پہنچو کچھ زبان بند کیو کچھ ہی دخل ہے خالق کی تائیں جب پڑہ چکے نماز تو غائب ہو شباب تا انکے جا پہ اون کے بنا اور ایک امام خود مان نہی بنانا کہ حامل ہے یمن</p>	<p>تھا معتمد خلیفہ عباسی لیسین ماراجب اوس نے حضرت مادی کو زہر ظالم نے اس گناہ پہ بھی اکتفا نہ کی سناتا تھا مرتبہ صاحب ان کا بہ چین حرم خاص میں حضرت کی آ ہتی ایک کینڑا سپہ ہوا شبہ حمل کا تا حال سے ضعیفہ کے وہ باخبر یہ شکر ہتی کہ پیدا ہوں صاحب الزمان وہ ہو چکی تھے خلق پدر کی حیائیں حاضر ہوئے تھے لعشچ والد کے وہ پوشیدہ دشمنوں کی نظر سے یردام ظاہر کسی پہ حمل تک اون کا ہونہیں</p>
---	--

ذکر امام دوازدهم

<p>یعنی محمد بن حسن صاحب الزمان یہ کو نسا ستم جواد ہوں نے سہا نہیں</p>	<p>اب بارہویں امام کا ہوتا کچھ بیان گیارہ امام میں سے کوئی اب نہیں</p>
---	---

دو ان میں سے شہید ہو گئے تھے
 اور بارہویں امام جو ہیں صاحب الزمان
 فیضانِ ان کا یہ عیان وہ نہاں ہیں
 وہ باعثِ امان زمان و زمین ہے
 لفظِ مہر سے سال و لاوت کا ظہور
 خالی نہیں امام سے رہا جہاں کبھی
 الیاس و خضر عیسیٰ اور یسٰ زندہ ہیں
 پھیلے یہ پہ بنی و شقی حتیٰ پیگلی ب
 منظور ہے خدا کو کہ ہوا امتحانِ خلق
 مومن سے کون کون صنیف اعتقاد ہے
 غیبت میں کس کے دین پہ اجا تاز و
 منقول ہے کہ ستید سجائو نے کھا
 درجہ ملا جہاد کا پیشِ خدا و
 ہو گیا ایک روز ظہور اس امام کا
 بیعت کریں گے حضرت جبرئیل پیشتر

اور نو کو بادشاہوں نے مارا ہے زہر
 میں زندہ لیک خوف سے اعدا ہر بخان
 خورشید جیسے ابر میں ہو چہا ہوا
 عالم سب امام کا زیرِ نگین ہے
 لیکن بقول بعض ہے تاریخِ لفظِ نور
 ہوتا ہے اسکا کہ کسی تو بخان کبھی
 اصحابِ کہف صاید و اطمینانِ زندہ ہیں
 گزرا دلیا میں ایک رما زندہ کی عجب
 دیکھے کہ کیا ہے حال یقین گمانِ خلق
 کس کے یقین و دین میں ضعف و فنا ہے
 ایمان کس کا رہا ہے اس حال میں کمال
 غیبت میں جو امام کے ثابت قدم بنا
 رتبہ شہید بدر واحد کا ملا و
 ہو گا رواجِ ملتِ حسنیہ الانام کا
 بعد اوس کے سب ملائک جنات پہرہ

عیسیٰ زمین پر اور ترین گت آسمان سے	ہو نیکی اقتدا و نہین صاحب زمان سے
کیسا عذاب آئیگا اعدایہ دین پر	بس ایک دین ہوگا سراسر زمین پر

شرائط و صفات امام

تا این مقام ذکر محاربہ امام کا	ذکر صفات ابیہ مناسب تمام کا
سومن کو چاہئے کہ یہ سب اعتقاد ہوں	یہ نام کر زبان پر نہوں دل میں یاد ہوں
یہ سب امام پاک ہیں ہو دگاہ سے	افضل ہیں سب سے پر نہ رسالت پناہ سے
عالی نسب یہ سب ہیں قریشی و ہاشمی	کوئی کمال وصف کی امنین بخشین کمی
ختمہ کئے ہوئے متولد ہو ہیں سب	کرتے رہے ہیں وقت ولادت ہی مذکر رب
حسب طبع خیر سامنے کی آئی یہ نظر	و سیاہی دیکھتے تھے وہ سب اپنی پشت پر
اگر لڑائی اور جمائی کہی آتی تھی ٹھین	فضلہ جو دفع ہوتا وہیں کھاتی تھی زمین
ہوتی تھی ٹھیک درع نبی ایک جسم پر	دیتے تھے نیک بد کی ملائکہ ٹھین جنر
ان سب کے علم و فضل سے سمجھو جہاں	وہ نور ہیں خدا کی کہ پر نور یہ جہاں
یہ بغض جب کو ان سے عجب ہے وہ یہ سب	جو انکا دوستدار ہے اوس کے نصیب
الفت یہ انکی فرض عداوت حرام ہے	و دنیا و آخرت میں ٹھین سب کام ہے

ذکر موت و قبر

<p>ہوگا دہوین کا ایک بھاڑا دیکھو بڑا نکلے گا وہ لعین بڑا قحط سال ہوگا اوس لعین کا جس چشمہ پہ گزرتا ہونگے مرید اوسکے بہت نطفہ حرام</p>	<p>کوہ سفید پیچھے سے کہا ناسا ہو ہو ایک کوس لے کر یگانہ مہر کی جاں پانی کا حشر تک نہ بیگا دان اشر قاتل ہر اوسکے چہرے و مقتل پی</p>
--	---

ذکر داتۃ الارض

<p>نکلے گا ایک داتۃ ایک دن زمین سے یعنی کہ اوندکو تہا نامو نکا عشق ہوتا ہے یہ بہت سی حدیثوں سے منجلی سب سے میری پاس میں ہونے کا خدا کر دین گے نقش اہل زمین کی جبین پر ہوگی چٹری بھی موسیٰ عمران کے ہاتھ میں اور نقش کفہ چہرہ پہ لاٹھی سے ہوگا</p>	<p>ثابت ہے مومنوں پہ کتاب میں سے ظاہر کر یگا خلق پہ ایمان کا فاد منقول ہے کہ داتۃ الارض میں علی کہتے تھے خود علی کہ میں ہوں جبا عسا نگین گے اور راہ چلین گے زمین پر چنے ہوئے انگوٹھی سلیمان کے ہاتھ میں ایمان کا نشان انگوٹھی سے ہوگا</p>
---	---

ذکر معاد

<p>جب ہوگا اوس کا وقت تو ایسا گزلزل بچو نکا اپنے ہوش نہ ہوگا ناؤں کی</p>	<p>پھر بعد برک حشر کا باقی ہے مرحلہ صد مہ شکم پہ پیونچے گا ڈر سے زچا کو</p>
---	--

<p>یہ نور ہوں گے تاری سیاہی چھاگی جو نیشہم ریزی ہو گے پہاڑوں کی سرسبز ایک بار شور مرگ کا یہ پھر نشور کا</p>	<p>شق ہو گا آسمان زمین بلی جاہنگی ایک جاچ جمع ہو رہے گمشدہ درمتر دوبار شور ہو گا آواز صور کا</p>
---	--

کیفیت شورش

<p>کھلین گے اپنی اپنی لمحہ سے برہنہ حالت عجیب ہوگی دمان اضطراب کے مارین گے سنگ بعضے عزیزوں کو جان آئیں گے چیونٹوں کی طرح پاؤں کے تلے کانوں تلک کیسی کمر تک چہرے دوزخ کی یہ کناری پہ لٹکا ہو کوئی چلتا ہے کوئی پیٹ کے پہل کوئی نینو جینا گلے میں طوق پڑے ہینگی سانپ کے مطلق ہنگامی باب کی اور بہالی کی جر</p>	<p>حکم خدا ہے عادل جبار ہو گا جب جب تک کہ آئے حشر میں زوہد جاہک ہوں گے خراب حال سرا سیمہ سرسبز پس جامیں گے زمین پر گر کے ہجوم کوئی عرق میں ڈوبا ہوا تابیہ ہے جاتا ہے دہنی بائیں کو بٹکا ہو کوئی روتا ہے کوئی ڈریے گیا ہے کوئی کرتے ہیں بعضے شور و فغان کانپ کا پال ہوں گے نچے سمجھ کے کئی رشتہ</p>
--	--

ذکر مسیہ ان

مختار کا روز روز نواب عذاب ہے	جو جو کیا ہے اد کا حساب کتاب ہے
-------------------------------	---------------------------------

<p>مسکرتیگر کا بھی دلاعتقتا ذکر مشعل کی طرح انکھیں میں اوج کے چمک رہی صورت وہ جسکو دیکھ کر دل باسیگا بہہ کھسکے پھر رہتا ہوں بارہ امام کو رکھ خون اور سکا وقت ہی ہر خطرات بہہ ناتوان جسم ترا اور فشار تبصر دو دل کو جیسے ہوتا ہے شاد کی اپنا کو آتش ہے اوج کے واسطے اور گر زور</p>	<p>مرنا ہے ایک روز اجل کو بھی یاد کر آتے ہوئے کرنیگی وہ دانتوں سے نشین آواز ایسی جیسی کہ بجلی کی ہو کر ڈک پوچھیں گے دین و قبلہ پیمبر کے نام کو یہ مرحلہ یہ سخت سوال و جواب کا رو یاد کر کے گوشت تار یک تار قبر ایسا ہے جین تبصریں اچھون کی آنت اور جو بد اعتقاد ہیں یا ہیں گناہگار</p>
--	---

ذکر رجعت

<p>عسرت کے بعد ہوئی کی دولت ہی ایک دن مومن وہ جس کے دین میں مطلق حلال نہ ہو ہوئی کی زندہ تاکہ نے کچھ جزا سزا ذمہ پہ ہے خدا کی مدد مومنین کے محنت کشی و صبر میں ایک نام کر گئے رجعت اگر نہ ہو تو وعدہ میں ہو خلا</p>	<p>ہوئی ہے ان اماموں کے رجعت ہی ایک دن کافر وہ جس سے دین کے ہرگز نہ آئی ہو اس طرح کے جو مومن و کافر ہوئے فنا شہرت ابھی نہیں ہوئی تھی خوبین کے مار گئے پیمبر و گم نام مر گئے قرآن میں وعدہ سب کی مدد کا ہوا صاف</p>
--	---

<p>آئیگا ایک روز پیر امن و اماں کا عمرین طویل بائیں گے اولاد حسیاب وہ سب امید دار ہیں صاحب مان وہ دن آون کے دشمنوں کے انتقام کا نصرت کی کریں گے وہ نصرت یقین سے ستر ہزار آپ کے انصار آئیں گے معلوم یہ نہیں ہے کہ کی بار ہوگی نصرت کریں فو اسکی حضرت عجب نہیں دیویں گے سید الشہداء غسل اور کفن</p>	<p>ڈریے اپنی تو ہم کو زور و عرض جانکا دیندار ملک مال سے ہوئیں گے کامیاب جو جو کہ قتل و غارت گئے ہیں جہان ایک وقت سے حسین علیہ السلام کا شیر خدا علی کی بھی حجت یقین سے دنیا میں جبکہ حیدر کرار آئیں گے لکھا ہے رحمت اور کی تکرار ہوگی پیغمبر خدا کی بھی رحمت عجب نہیں جائیں گے اس جہان جب صاحبزین</p>
---	---

ذکر و جمال

<p>کر تا ہوں ذکر او س کے بھی نام و نشان کا صاید ہے او سکا نام گدھے پر سوار ہے دہنی جو او سکی آنکھ ہے او میں نہیں ہے مثل ستارہ ماسخ ہے او کے دہری ہوئے اس طرح ہے کہ اسکو پڑ ہے بی سواد ہے</p>	<p>و جمال ہے لعین شقی اصفہان کا مرد و دیے وہ دشمن پروردگار ہے پیش از امام عصر کجا لعین ظہور ہے در سر جو آنکھ تو خونیں پری ہوئے لکھا ہے خون سے آنکھ پہ کافر ہی ہے شقی</p>
--	--

جل جائیگی جو جلد تو پھر اور ہوگی خلق بعد از ہزار سال کرینگے یہ آرزو دیوے وہ موت ہم کو کہ چوٹیں عذاب ہرگز نہ تم مرد کی عبت یہ سوال ہے اگرچہ فقط عذاب گناہوں کا کم نہیں ہوں گے شفیع احمد زہرا و مرثیہ امید ہے خدا سے گناہوں سے ہم جب وہ جلی گے اور سیڑ ہوگی خلق الک سے یہ کھینکے کہ خالق مالک تب وہ او نہیں جواب یہ دیگا عذاب دائم ہے یہ عذاب رہائی محال ہے ایمان کر بجا ہے تو کچھ اتنا غم نہیں بخشائیں گے ائمہ محبوب کے خطبہ ہم تو گناہگار ہیں پر وہ کریم ہے	
--	--

ذکر برزخ

برزخ ہے اسکا نام نہیں حسین کا شک آسان ہیں اگر کرم ذوالجلال ہے	مریکہ دن سے لکھی قیامت کی تلک برزخ کے دن میں سخت تردد کمال ہے
--	--

ذکر فروع

عدل و نبوت اور امامت ہی پر مباد تفصیل سے غرض تھی تحمل بیان ہوا صوم و صلوٰۃ و خمس و زکوٰۃ و حج و عباد توحید اصول دین میں سے کہ تو پچھلے یاد ان سب اصول دین کا اول بیان ہوا میں چہ فروع دین کا انکا اب عقاد	
--	--

ذکر صوم

<p>ہر عضو کو بچائے فعل حرام سے غنیت نہوے شکوہ نہوا فترا نہو یہ نمید بندگی خدا روزہ دار کے مہماتی یہ روزہ دار کی بوی ہی مجھے دیتا ہوں میں ثواب جو میں روزہ دار کے کیا ہی وہ خوب کام ہے کیا کچھ ہے عطا</p>	<p>ہرگز کر تے کیا ہو تم آب و طعام سے ہرگز زبان پہ ذکر خدا کے سوا نہو روزہ سپرے آتش دار البوار کے نہ مایا یہ خدائی یہ ہوس کی کلیم سے نہ مایا یہ خدا کی روزہ میر لے جیکے ثواب دینے کا ذکر کرے خدا</p>
--	---

ذکر صلوٰۃ

<p>ہو گا سوال شہر میں اوّل نماز سے برکت سے اویکے ہو یکے سب بندگی قبول گر یہ وہ ناپسند تو سنا پسند ہے لکھا ہے اہل دین کے سوا ہے نماز کافر کھا ہے اوسکو پیمبر ہی غضب واقف نہیں ہیں عز و جلال خدائی سے ہوتا تھا زرد خون سے حضرت کا رنگ تو جانتے جاتا ہوں میں کس نے</p>	<p>ہرگز عمل نھیں کوئی افضل نماز سے وہ یہ ستون دین اگر ہو گئے قبول دیکھو تو کیا نماز کا رتبہ بلند ہے طاعت کی سلطنت کے لئے تاج ہے نماز تارک سے جو نماز کا بے وجہ و بی سبب پڑھتی ہیں جو نماز کو بے عتائی سے منقول ہے حسن سے کہ کرتے تھے جیٹو پوچھا سب کی نے کہا تب امام نے</p>
---	---

اعمال کو تر از زمین تو یلے گا کردگار	نامیے اوڑین کے راست سے اوچے بنیا
اچھلے جھکا پلا اعمال بہاری سے	ہلکے جھکا پلا او شرمساری سے
جھکو کہ دست رست میں نامہ عطا ہوا	خوش ہو گا وہ کہ رنج و بلا سے رہا ہوا
جھکو کہ دست چپ میں لانا نہ عمل	سوار زو کر یگا کہ آدھے آواہل

ذکر حوض کوثر

کوثر کا اعتقاد ہی مومن کو فرض ہے	وہ حوض ہے وسیع بڑا طول و عرض
کیا آب فرنگوار سے شیریں سرد ہے	موتی کی آب جیکے مقابل میں گرد ہے
جنے کہ اکبار بہا پیاس بجھ گئے	حاجت نہوگی پانی کے پینی کی کسی
کوثر پہ کوئی دشمن حیدر نہوئے گا	غیر از محب ساتی کوثر نہوئے گا
ہوگی رسانی حب علی کے سبب تجھے	بھر بھر کے جام دین کے امیر عرب تجھے
حیدر تسم حنت و نار جھیم ہن	نازش کا یہ مقام کہ مولیٰ قسیم ہن

ذکر صراط

چلتا ہے اس جہان میں جو شیطا ہے	گزرے گا مثل برق و دان کی صراط سے
جو شخص راہ شرع پہ ثابت قدم نہیں	اوپر کے لئے صراط جہنم سے کم نہیں
کیسی بل صراط کی باریک راہ ہے	بیشک کا یہ مقام خدا کی بناہ ہے

<p>اوپرین اوکی گہاٹیان پیہم کہ الامان پرستش کسی یہ ہوگی صلوات و زکوا گذریگا کوئی تہم کی سہلتا ہوا کوئی</p>	<p>نیچے پڑک رہی ہے جہنم کہ الامان مسکھل سے او سکوراہ ملی گئے نجات کی کوئی لٹک کے اگ میں جلتا ہوا کوئی</p>
--	---

ذکر بھشت

<p>لذت طرح طرح کی اوٹھائیں بہشت میں راہین جو رنج و غم کی مہینہ و ڈھین حورین ہ جب کی شکل سے بدر منیر کے انجام جب بخیر ہوا کوئی شہ نہیں خوشنودی آئی ہے سب کے لذیتر</p>	<p>نیکو نیکو حکم ہوگا کہ جائیں بہشت میں میوے جو مقصد کیجئے موجود ہیں ان حباری مہین نہرین باغچوں میں شہد و شیر کے پیری نہیں مرض نہیں مرینکا ڈر نہیں ہر چند ہیں لذیتر سہ اسرومان تر</p>
--	---

ذکر دوزخ

<p>پیپ اور لہو ملیکا جو بانی کرین طلب جلتا ہے اس طرح سے کہ تانا گہلا ہوا چہرہ دنگا گوشت پوست جلائیگا بہا خازن وہ مہین کہ رحم نہیں کرتے دین زنجیر و طوق الگ تیار مہین و مان</p>	<p>کافر گناہگار منافق جلدیں گے سب یہ بیل اور پسینہ بھی اوسمیں ملا ہوا آنے گا اون کے سلسلے برتن میں الگ کھانا دمان کا وہ ہے کہ کانٹوں سے بھرا بچھو دمان مہین آگ کے اور مار مہین مان</p>
--	--

جو جاپے آگے صاحب عرش عظیم کی	لازم ہے رنگ و سکا اور خوش بزم
ہوئی تھیں جبکہ فاطمہ زہرا غار زمین	ہوتا تھا زرد ہول سے چہرہ غارِ زمین
پڑتا تھا عکسِ چہرہ کا دیوار و بام پر	اہل محلہ دیکھ کے ہوتے تھے باخبر
ہوتی تھی سیدہ کو عجب دشتِ خدا	دم رکھتا تھا نکلتی نہ تھی حلقِ صدا

ذکر خمس و زکوٰۃ

خمس و زکوٰۃ وجج ہیں امیر دنگی و جات	ایک بیانِ عیشیہ وہ کیا نئی بات
قرآن سے ثبوت ہے خمس و زکوٰۃ کا	وینا ہے راہِ خیر میں باعثِ نجات کا
منظور پرورش ہے خدا کو فقیر کی	یہ آزمائشِ اسمیں امیر و وزیر کی
یہ جو کہ فقر و فاقہ و محنت میں مبتلا	سہ داروں کی گناہ سے اسے بڑھاتا
دیتے ہیں گرز کو ادا نہوتا کوئی فقیر	رہتے خدا کے فضل سے پہلے کیا سب
جاتا ہے جو کہ مالِ امیر وں کے ماتھے سے	منقول ہے کہ جاتا ہے ترکِ کوۃ سے
جیسے کیا فقیر کو محروم مال سے	محروم ہے وہ رحمتِ ذوالجلال سے

ذکر حج

کعبہ مقامِ رحمتِ ربِ جلیل ہے	تعمیرِ جبل و بنائے خلیل ہے
ہے وہ محلِ بخششِ جرم و خطائی خلق	ہوتی ہے مستجاب مانِ پردہِ خلق

کعبہ کا رتبہ جیسے سمجھ کے لگا ہ کی جو شخص تندرست ہے اور مالدار ہے یہ استماع خلق کا نفع خدا نہیں دل ہی مثال کعبہ بیت الحرام ہے حج کرینگا نہویں اگر دست زین تجھے ساقول ہے کہ بس ہوئی بخشش گناہ کی حج واجب اور سب عمر میں بس ایک بار ہے اس پر بھی گرجا ہے تو کیونکر خطا نہیں اللہ کی معرفت کا اسی میں مقام ہے دل ہو خدا کی یاد میں کافی ہے بس تجھے	
--	--

ذکر کعبہ و

یہ بہ زمانہ غیبت صاحب زمان کا گناہ سے جہاد کا جہی حکم اب نہیں لیکن جہاد نفس سے حکم فرور ہے ابلیس سے دلا تو عبث خشتناک ہے ہاتھوں سے نفس کے تیری حالت بہ کرتا ہے آدمی کو خراب بناہ نفس اول تو منع کرتا ہے کار و تاب ہے ناید کوئی اگر عمل خوب ہو گیا جھکو نہیں یقین کہ او میں ریا نہو	وقت اب نہیں جہاد کے ذکر و بیان کا غیبت میں اس محم کے کسی سے طلب نہیں بہ دشمن تیری ہے کا فر تو دور ہے شیطان کیا کرے گا اگر نفس پاک ہے ارایہ جس نے نفس کو وہ بادشاہ کہتا ہے سو طرح کے خیال گناہ نفس کہتا نہیں ہے غم خدا کے عذاب ہرگز نہا جو کہ وہ مغلوب ہو گیا یا ہوئے بے ریا تو کبر تک نہو
--	---

ذکر عجیب و خود پسند

اچھے عمل کی بھگو ہدایت خدائی کی	اعضا کو تیرے قوت و طاقت خدا نے ہی
جو حق بندگی سے ادا کر سکا نصین	کچھ علم اپنے کام کے انجام کا نصین
کرتا نہیں خیال تو ان سب امور کا	دیتا ہے دخل اپنے میں عجب غور کا
اس حال سے عمارت تیری سر پر حیف ہے	سر پر غرور پاؤں میں منبر حیف ہے
شیطان ہی رہا ہے عبادت میں لٹا	ایک دم کیا غرور تو مردود ہو گیا
طاعت میں انبیاء کے تو عجز و تصور ہے	کیا تیری بندگی سے کہ جس کا غور ہے

ذکر ریا و خود نمائی

مطلب ریا یہ کیا ہے کہ ہوئی تیری	کس کام کا جو کرے تو متقی بنا
طاعت وہ ہے کہ جو کہ خدا کو پسند ہو	کیا وہ نماز جو امر کو پسند ہو
لکھا ہے جبکہ حشر کا بازار ہوئے گا	حاضر و غائب ایک ریا کار ہوئے گا
سب کو ملیکا اجر عبادت جدا جدا	اس شخص کو کر لگا یہ اسد خدا ندا
اس بندگی کا کچھ نہ ملیکا صد تجھے	جینے لیے کہ کی تھی او نہیں سے تو اب
کیا وہ ثواب دین کے محتاج خود ہیں	وہ کیا عطا کریں گے فقیر آج خود ہیں
شناخ عمل میں گر چہ شر ہے حساب ہے	پر مزرع امید مٹاے خراب ہے

محفل میں ہر طرف سے یہاں واہ واہ اور دل سے حرص مال سے سوز و گداز دودن کے مال و زر پہ کمر اپنے توڑنا وہ ہی نہیں یقین کہ حاصل ہو یا نہ	محشر کے گیر و دار سے حالت تباہ خود تو کھڑا ہے جانب قبلہ نادمین دار البقا کی دولت و نعمت کو چھوڑنا کس کام کا وہ مال کہ جسکو بہت نہو
--	---

ذکرِ عہدِ عتباری دنیا

دنیا پہ اول کیا خدا نے نظر نہ کی یہ فقر فخر اوسکا جو فخر جہان ہے جو فخر ہو بنی کا تجھے اوس سے عام ہو دنیا میں پس کر نیکی کیا تجھ کو چاہ ہے گر راہ ہے جہان کے ویرانہ ہو دیکھ پھنا ہے آج تو نے مکلف لباس پہ دنیا بیکار تی ہے کہ یار و سراپا نہیں ایک حال پرستار نہیں ہے جہان کو جو آج پہلوان ہے کلنا تو ان سے کیا کیا جہان میں گلِ مرغِ سمیں عذار	کی فقر میں سب ہو س مال و زر نہ کی تجھ کو یہ ننگ فقر سے دوک کا ہے کیا بات ہے یہ دل میں فراشر مسامح گھر تو تیرا لحد ہے جہان تیری راہ رہنی کی اپنی جا پہ اندھیرا نہو فیہ و کل بن چکی ہوں تہاں کفن کا تو کیا عید کہتی ہے قبر خانہ رنج و بلا ہونین گردش ہمیشہ رہتی ہے اس آسمان کو ہی شب کو تندرست سوخیم جان ہے چشم و حسدِ باغ وقت تھے باغ و بہار
--	--

<p> رکھانہ کچھ صبا اثر ہی عنب رکا تقسیم ہوگا غیر یہ کل ترکہ آپ کا ہوتا ہے باج رنگ خوشی ہے برات افشان چنتے میں کھین زیور پہناتے محفل میں بہتی بولتے ہیں عیش کرتے مہدی لگی ہے ہاتھوں میں کپڑی میں تاج امنوس ہوہ رات کی بیاہی کو کر گیا نوبت کی جا بہ سینہ زنی کر رہے ہیں یعنی کہ اپنے مرگ کا ان کو نہیں خیال وہ یہی کسی غریزہ ایک روز روچکا اوس کیلئے بھی نوچہ گرا ایک اور ہوگا </p>	<p> کیا کچھ سال اول کے لحد کے مزار کا بچہ کو ملا ہے آج زرد مال باپ کا دیکھا بہت ہے آج تو شادی کی رات ایک حور کو عروس بنا کر بٹھاتے ہیں دولہہ کے سر پہ طرہ و دستار دہرتے مانند مالہ گرد ہیں اوس شک ماہ کے آبی خبر یہ اتنے میں نوشاہ مر گیا شادی کے گھر میں ہو گلا ماتم اسی غضب سنتا ہے دیکھ کر ملک الموت ان کا حال کرتے ہیں یہ تو لاشہ و اما دپر بکھا ان پر یہی ایک روز کوئی اور روچکا </p>
--	--

ذکر صبر و شکیبائی

<p> دنیا ہے جای رنج و الم کس کو غم نہیں یہ لوگ اہل دین میں ہی انتخاب میں بیہ پا و رد و ادن پہ خدائے نہیب </p>	<p> خائے زمانہ حادثہ سے کوئی دم نہیں کیا کیئے اہل صبر کے جو جو ثواب ہیں یہ ہیں خدا کی راہ پر رحمت سی پیچ نہیں </p>
---	--

تجھ کو ثواب رنج و بلا پر نظر نہیں
 کرتا یہ آرزو جو سمجھتا ثواب کو
 کیا کیا نہ اہلیت پہ جو روستم ہوا
 آقا وہ بن تہا یہ تم اوں کے غلام
 وہ صبر تو محال ہے پر کچھ تو کیجئے
 تنہا ہی حسین کرو بیکسی میں یاد
 جس کا کہ مر گیا ہو کوئی نو جوان سپر
 مشہور ہے بہت تہا وہ پیارا امام
 نانا کے جب جمال کی ہوتی تھی آرزو
 معلوم ہے کہ چرخ نے آخر کو کیا کیا
 سینہ پہ نیزہ کھا کے گرا شہ کے سنا
 کیا گزری کر بلا میں جناب حسین پر
 ہو میں شہید راہ خدا میں اگر ہزار
 روئے سے پیشی سے نہ آبیگا جو گیا
 کہ ہے روا کہ ماتہ او پٹا میں ثواب

محنت کا جو کہ اجر ہے اوں کی خبر نہیں
 راہ خدا میں جسم میرا بارہ بارہ ہو
 پر ایک شہ صبر میں اوں کے نہ کم ہوا
 لازم ہے تلو اوں کی اطاعت تمام
 دل کو تل اوں کی صحبت پہ دست بجئے
 زہرا کا فقر و فاقہ کرو مفلسی میں یاد
 ہمیشہ مصطفیٰ پہ اویسے جا بے نظر
 ہرگز نہ تھا سراق گوارا امام کو
 دل بہر کے دیکھتے تھے تبا کبر کا حق
 ایسے پسرو باپ سے زمین جدا کیا
 اکبر کے غم میں کیا ہی کیا صبرا امام نے
 رکھتا ہے ایسے صبر کی طاقت کوئی شہ
 سب کا ثواب دیتا ہے صابر کو کردار
 وہ بھی گیا ثواب بھی روئے سے کہو گیا
 مطلب ہی کچھ نہ ماتہ لے صطراب سے

نصائح متفرقہ

مومن سے کہ خطاب سلام علیک کا	واجب سمجھو جواب سلام علیک کا
------------------------------	------------------------------

نصیحت

لازم ہے آدمی کو کہ حق کی طرف کرے	انصافیت سے حق نہ کیسکا تلف کرے
----------------------------------	--------------------------------

نصیحت

سینہ نشان آئینہ کے صاف چاہئے	اپنا ہو یا کہ غیر ہو انصاف چاہئے
ہوتا ہے عدل و داد عالم کا بندوبست	انصاف شیوہ است کہ بالا طاعتا

نصیحت

جو مسئلہ کہ پوچھے کوئی تجھے آن کر	گر ہوئے بچکو علم تو اسکا بیان کر
یہ علم و اجتہاد کے فتویٰ رو بخین	کہہ دیے یہ صاف صاف کہیں چاہتا
جرات نہ کر کہ اسمیں بہت خوف و بیم ہے	خالق بہ افترا ہے گناہ عظیم ہے
ذلت اگر چہ ہوئے بہ فتویٰ مذبحے	پیش خدا تو ایکو رسوا نہ کیجئے

نصیحت

ہرگز نہ بول جھوٹ مگر خوف و بیم میں	امت سے کا ذہن بہ کتاب کریم میں
دنیا میں راستی کا ضرر جو اور تھا گیا	راج بولنے کا نفع قیامت میں پائیگا

دولت جو مکر کیجئے تب ہاتھ آتی ہے	دنیا بغیر زور کی کب ہاتھ آتی ہے
ملتا ہے راستی سے پہلا مال دزر کھان	سدا ہے گرجہ سرد و لیکن نہ کھان
عقبی نہیں راستی کا ثواب عظیم ہے	دین کی صراط مستوی مستقیم ہے

نصیحت

مومن کو ابلدین کا دیدار چاہئے	جب تین روز گزریں تو ایک بار چاہئے
-------------------------------	-----------------------------------

نصیحت

ہر وقت آدمی کو خدا کا ٹھہور ہے	نزدیک ہے وہ گرجہ نشہ اور شمع دور ہے
گردن کی رگ سے اور قریب سکنی آتی ہے	دو کاتب عمل ہیں کہ اولکتابی سنا ہے
جو خیر دل میں گزری وہ معلوم ہو گئے	جو بات سو نہ سے لکھی وہ مرقوم ہو گئے
لازم ہے بس سمجھ کے کری بات اور	یا د خدا میں مجھو ہر ذرات آدمی
سننا ہے وہ بعید کی ہی اور قریب کے	وہ بات کر کہ جسمیں رضا ہو حبیب کے
بیجا نہ کہہ کہ دین میں نہ اجا کہ چہ فعل	شاعر کا خوب شعر ہے لکھتا ہوں بر محل
کم حرف زن کہ خاطر دلدار نازک است	بار گھر نمیشد این تار نازک است
ہر بات میں وجود پہ ادیکے اشارہ ہے	شاہد علوم غیب پہ ایک استعارہ ہے
ہر جا پہ استعارہ کی یہ مصلحت عیان	مومن کے واسطے نہیں کچھ حجابان

نصیحت

حق مان کا ایسے عزیز ادا کیا کریگا تو	جو کچھ سلوک اوس نے کیا کیا کریگا تو
کیسے دکھوں میں سے مان نے تجھے برداشت کیا	بے چین ہو کے چین سے اسے تجھے دیا
جیسا خدا کا شکر ہے اوسکا بھی کر کر	متر آن میں جو حکم ہے بچھو نہیں خیر

نصیحت

مومن کا ذکر خیر سب سے بہت پر	عنیت کیجئے کہ زنا سے بھی بے تر
یہ بہ عجب گناہ کہ جسمین مزاخصن	مرد کا گوشت کھائے ہرگز رواخصن
خود تو گناہگار ہیں اور دلوں کی کھین	ہم سب سے بدتر آپ میں کس کو برا کھین
عنیت سے بزرگناہ تجھے کچھ نہیں وصول	جھکو برا کھا ہے ثواب ادا کس کو ہی حصول
جو جو کہ کام تو نے کئی ہیں ثواب کے	عنیت جو کی ثواب گیا تیرے اتنے سے
اچھا روادہ جھکو کہ تو نے برا کھا	بجائے گا ثواب ادا تیری کام کا
خسرت کی جلیے اپنے لئے کاتے ہوئے	نیکی کا جو غریبے بدی کر کے کہوئے

نصیحت

گزارہ ایگزیز عبادت علیل کی	پہراہ سے حصول ثواب جرنیل کی
اللہ کی خوشی سے مراد اس سے ہوتی ہے	اتسمین دستی بھی زیاد اس سے ہوتی ہے

آتی ہے یاد دیکھ کے بیمار کو اجل کرتے ہیں شکر اسکا کہ بیمار ہم نصین	ہوتی ہے خون مرگ سے کچھ رخت بل گو مال زر نہویں یہ نعمت بھی کم نصین
---	--

نصیحت

بہبودہ الیگزینہ دوزات صرف کر پر علم نیچے وہ علم کہ جسمیں مفاد ہو وہ علم جس سے پیش خدا احترام ہے نیفادہ میں حفسہ ورمل کمی آگزی تاریخ کا بھی علم مفید استعد نصین تاریخ ہو حدیث کی اوس سے تو خوب ہے	تحصیل علم و فضل میں اوقات صرف کر حق بات کا یقین ہو زوال المعاد ہو تفسیر سے حدیث سے فقہ و کلام سے علم نجوم و فلسفہ و سحر و ساحری مشہور ہیں کتابیں مگر معتبر نصین جیسے کہ ہی بجا حیات القلوب سے
---	--

نصیحت

لازم ہے گرجنکر تلاش معاشین پیدا کرے حلال سے روزی عیال کی تدبیر جب موافق تقدیر ہوتی ہے محتاج سے توسعی کرے اور دعا کرے مومن کو چاہئے کہ طریق رضا ہو	لیکن بہت خراب نہویں تلاش میں وجہ حرام سے کمربے منکر مال کی ترکیب پاک کے نسخہ اکیر ہوتی ہے بیمار سے دعا ہی کرے اور دعا کرے کوشش کرے دلیک توکل خدا پر ہو
---	--

<p> نعمت یت تو شکر الہی ضرور ہے یہ سانا خدا کا حیا و حجاب ہو جیسے کہ کوئی راہ چلے خارزار میں کہنیں دسور مایہ کہ اپنی خبر نہیں کہو بیٹھے مایہ عمر کا مایہ یہ کیا کیا آئے تھے کس لیے سویاں کر کی کیا لکھے ہوئے ہیں نامہ اعمال میں تمام تلخی جواو سکی ہے وہ قیامت تک کی کر توبہ توبہ او سکے لئے فادر ہے </p>	<p> تسلیم و صبر وقت تباہی ضرور ہے عصیان سے چاہیے کہ بہت جتنا ہے رکھے قدم سمجھ کے ہر ایک کا رُویا منزل بہت کڑی ہے کہ جس سے سفر میں برباد ہو کے خاک کما یا یہ کیا کیا جاتی ہے عمر جیسے کہ باد صبا چلے کیا کیا ہوا ہے ہم نہیں یاد پر کام لذت جو تھی گناہ کی دم بھر میں ٹٹ لگی سمجھا ہے کیا گناہ کو رکھ یاد زہر ہے </p>
---	---

ذکر توبہ

<p> جانے دور وہیاں نہیں ناوار کا تنہا جلا ہے ساتھ کوئی آشنا نہیں کوئی نہیں شریک اگر تجھ پہ آئے پر شکر ہے کہ توبہ کا دروازہ باز ہے توبہ فقط اَتُوبُ اِلٰی اللہ ہے یہ </p>	<p> ہے بوجہ تری نیت پر جرم و گناہ کا جانے اوس جگہ کہ کہی تو گیا نہیں معلوم کچھ نہیں کہ وہاں تجھ پہ کیا ہے درپیش وہ سفر ہے کہ دور دور آرز ہے توبہ کی ماہیت سے تو آگاہی ہے نہیں </p>
--	--

<p>کس کا عدول حکم کیا ہے کیا کیا ہرگز نہیں یہ تو بہنہی ہے خدا کے ساتھ ہو غم یہ کہ اب نہ بھرا لیا گناہ ہو جس فصل کی قضا ہو قضا اوس کی کیجئے تدبیر اوس کی آہ و فغان کے سوا بھین مارا ہو گر کسی کو تو کھجکھو مارے کیا ہے جواب حشر گرا اوس نے طلب کیا یا بختیہ گناہ کو یا بے عوض میں نہ باقی ہو تو اوس کے عوض مال و اوس سے اب اوس کی مغفرت کے لئے مانگ تو دعا مگر ہجے کیا ہے ہدایت کرا اب اس رحمت سے اوس کے پاس نہ بھگتو نہ بنا</p>	<p>کرا اعتقاد دل سے کہ میں نے برا کیا توبہ زبان سے کرتا ہے جرم و گناہ ساتھ لازم یہ ہے ندامت و فریاد و آہ ہو کفارہ جس گناہ کا واجب ہو دیجئے واجب جو ہو آیا کہ جس کی قضا بھین گالی کسی کو دی ہو تو کہہ توبہ ہی بھگتو گر بگینہ کو قتل کیا ہے غضب کیا وارث سے اوس کے کہہ کہ تو بھگتو قتل کر یہ اذن جو کیا تو فی الحال و اوس سے عنیت کس کی ہو تو بھرا اوس سے بخشنا حق جس کا کہہ لیا ہے عنایت کرا اب اس فضل خدا پہ رکھ تو نظرا یہ گناہ بگار</p>
--	--

حکایت

<p>کرا تھا فضل خلق کو بجرم و جھٹلا ننانوی شہید ہو اوس کے ماہر سے</p>	<p>سابق میں ایک شخص گہگہا رہا بڑا ظاہر ہوا مناد بیت اوس کی ذات سے</p>
---	--

<p> خواب گران جھل سے بیدار کچھ ہوا دانا ترین روی زمین کون ہے یہاں راہب تھا کوئی دیرمین اوسکا تبادیا اظہار حال کر کے لگا کرنے بہ سوال توبہ قبول ہونے کی کوئی سبیل ہے تجھے گناہگار کی توبہ نہیں قبول اوسکا ہی سر بدن اوتا را حاسم ہے پوچھا کہ کوئی اویسے دانا تر نام آوازہ اوسکا سننے گیا بادل فگار پوچھے سبیل توبہ و عذر گناہ کے یہہ شہراہ بند ابھی تک ہوئی ٹھنیں اوس جاہ جاکے عفو کی کر حق النجا ذکر خدا کو دروزبان سے نہ کیجیو اشنامین اوس نضر کے جہان سفر کیا میتے بقدر نصف کے وہ راہ رہ گئی </p>	<p> جب نشہ خمار سے ہشیار کچھ ہوا پوچھا بتاؤ عالم دین کون ہے یہاں لوگوں نے اوسکو نام کیسکا تبادیا پہنچا جو اویسے خدمت عالی میں خستہ حال ہر چند رو سیاہ بہ عید ذلیل ہے اوس پارسل کے مونہ سے یہہ نکلا گیا آیا جو اوس عزیز کو طیش اس کلام سے سو آدمی تمام کیے اوس نے جب تمام تھا ایک مرد عالم دانا روزگار تصور پچھلے کیجئے حال تباہ کے اوس نے کہا کہ توبہ کا مانع کوئی نہیں عازم فلا نیہ شھر کا ہو کر یہاں جا بھر عزم اس بلہ کا دمان نہ کیجیو انقصہ عید اوس نے بیان سے سفر کیا عاصی کے دلیں حسرت جا نکاہ رہ گئی </p>
---	--

نازل ہوئے تب اوس پر فرشتہ عذاب
 پھلے تو سب لاک رحمت نے یوں کھا
 لازم نہیں ہے اب کہ ملامت کریں
 بھریوں کیا ملائکہ قہر نے کلام
 توبہ ابھی نہ کی تھی کہ اتنی اجل اویسے
 اتنے میں ایک فرشتہ کہ تھا صورت
 جاہا اوسوں نے قصہ کو مفیل کر دیے
 اوس نے کھا کہ ناپ تو کیے گزیے زمین
 نابی گئی زمین تو ثابت ہوا اویسے
 بس اوسکا نامہ علیٰ نشت دہو گیا
 تنگی قبر و ظلمت و برزخ سے بھل گیا
 اوسکو زیارت علما کی امید تھی
 ہر جذبہ آرزو میں وفات اوسکی ہوئی
 سید بس اب خدا سے مناجا کیجئے

رحمت کے ہی ملائکہ آئے شتاب سے
 توبہ کو یہ چلا تھا اگرچہ یہیں رہا
 وہم کو تاکہ داخل رحمت کریں آسے
 کی اس شقی نے عمر گنہ میں سہر تمام
 ہر گز نہوگی اسکو رٹائی عذاب سے
 حکم خدا سے اوسکا دوان برہو گذر
 شکل پر سے جوانہ اویسے حل کر دیے
 دیکھو تو نصف راہ بہ آیا ہے بھن
 بالشت بھر زیادہ یہ آیا ہے نصف
 سیکو نمین صالحون میں وہ محبوب گیا
 رحمت ہوئی وہ اوسپر کہ دوزخ سے بھل گیا
 اوس کے سب سے عفو و عطا کی امید تھی
 برکت سے عالمون کے نجات اوسکی ہوئی
 رو کر و عاب عفو خطیات کیجئے